Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

# از عدالتِ عظمیٰ

## منگل سنجی دولت سنجی وغیرہ

## بنام

## سٹیٹ آف گجرات

تاریخ فیصلہ: 11اکتوبر، 1991

[ایم۔ایچ۔ کانیااور جی۔این۔رے، جسٹس صاحبان]

**بمبئی تعلقداری اسٹیٹ ٹینیئر ابو لیشن ایکٹ،، 1949:**

**دفعہ 6-وضاحت-اظہار "غیر کاشت شدہ زمین"—کا دائرہ کار-کاشت کرنے کے قابل لیکن ایکٹ کے نفاذ سے پہلے 3 سال تک مسلسل کاشت نہ کی گئی زمین-قرار پایا کہ، "غیر کاشت شدہ زمین" اور ریاست میں شامل کیا۔**

اپیل کنندگان بعض زمینوں کے کرایہ دار تھے جو کہ تعلقداری اسٹیٹ کا حصہ تھیں۔یہ زمینیں اگرچہ قابل کاشت تھیں لیکن بمبئی تعلقداری اسٹیٹ ٹینیئر ابولیشن ایکٹ، 1949 کے نافذ ہونے سے پہلے 3 سال کی مسلسل مدت تک کاشت نہیں کی گئیں۔

کرایہ دار کی اس عدالت میں اپیل میں، اس سوال پر کہ کیا یہ زمینیں 1949 کے ایکٹ کے دفعہ 6 کے معنی میں غیر کاشت شدہ اراضی تھیں اور اس طرح ریاست کے حوالے ہو گئیں:

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. زیر بحث اراضی واضح طور پر "غیر کاشت شدہ زمین" کے بیان محاورہ کی تعریف سے احاطہ کرتی ہے جیسا کہ بمبئی تعلقداری اسٹیٹ ٹینیئر ابولیشن ایکٹ، 1949 کے دفعہ 6 کی وضاحت میں بیان کیا گیا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1.1 یہاں تک کہ خود اپیل گزاروں کے مطابق، مذکورہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے کچھ عرصے سے اراضی زیر کاشت تھی اور لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ غیر قابل کاشت اراضی تھیں۔ درحقیقت وہ ایسی زمینیں تھیں جو کاشت کرنے کے قابل تھیں اور امر متعلقہ واقع عرصے سے کاشت کے تابع تھیں لیکن ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے تین سال کی مسلسل مدت تک کاشت نہیں کی جاتی تھی۔ اس کے مطابق، زمینوں کو ایکٹ کے دفعہ 6 کے مقاصد کے لیے "غیر کاشت شدہ زمین" سمجھا جانا چاہیے اور اسے ریاستی حکومت میں شامل سمجھا جانا چاہیے۔

ریاست گجرات بنام گجرات ریونیو ٹریبونل، [1980] 1 ایس سی آر 233، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1227 سے 1230، سال 1979۔

لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 54، 52، 53، 55، سال 1973 میں گجرات عدالت عالیہ کے 24.11.1978 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی دت، جے پی پاٹھک اور پی ایچ پاریکھ۔

جواب دہندہ کی طرف سے آر این سچتے، بمل رائے جاد اور انپ سچتے۔

عدالت کا فیصلہ کا نیا جسٹس نے سنایا۔

یہ لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 52 سے 55، سال 1973 اور لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 50، سال 1973 کو نمٹانے والے گجرات عدالت عالیہ کے فل بینچ کے مشترکہ فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی اپیلیں ہیں۔ یہ ایک مشترکہ بنیاد ہے کہ اپیل کنندہ بعض زمینوں کے کرایہ دار ہوتے ہیں جو کسی تعلقہ دار کی جائیداد یا مطلوب کا حصہ ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا بمبئی تعلقداری اسٹیٹ ٹینیئر ایبولیشن ایکٹ، 1949 کی دفعہ 6 کی توضیعات زیر بحث زمینوں پر لاگو ہوتی ہیں، اور کیا 15 اگست 1950 سے نافذ ہونے والے بمبئی تعلقداری اسٹیٹ ٹینیئر ایبولیشن ایکٹ، 1949 کے تحت مذکورہ زمینیں ریاست میں شامل ہو گئیں اور تعلقداری، کے زیر قبضہ مذکورہ زمین کے تمام حقوق حکومت کی ملکیت بن گئے۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 6 کی توضیعات کے تحت، عمارت اور دیگر غیر زرعی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمین کو چھوڑ کر تمام غیر کاشت شدہ اراضی ریاست میں شامل ہیں۔ بمبئی تعلقداری اسٹیٹ ٹینیئر ابولیشن ایکٹ،، 1949 کی دفعہ 6 مندرجہ ذیل ہے:-

> " تمام عوامی سڑکیں، گلیاں اور راستے، اسی پر یا اس کے ساتھ پل، گڑھے، ڈائیک اور باڑ، سمندر اور بندرگاہوں کی سطح، اونچے آبی نشان سے نیچے کی کھاڑیاں، اور دریاؤں، ندیوں، نالوں، جھیلوں، کنوؤں اور ٹینکوں، اور تمام نہروں، اور آبی گزرگاہوں، اور تمام کھڑے اور بہتے ہوئے پانی، تمام غیر تعمیر شدہ گاؤں کی زمینیں، تمام بنجر زمینیں اور تمام غیر کاشت شدہ زمینیں (عمارتوں یا دیگر غیر زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمینوں کو چھوڑ کر)، جو کسی تعلقہ سے تعلق رکھنے والے وانٹا کی حدود میں نہیں ہیں۔ کسی تعلقداری اسٹیٹ میں مقدار سوائے اس کے کہ جہاں تک تالوقدیر کے علاوہ کسی اور شخص کے حقوق اس میں اور اس پر قائم کیے جائیں اور سوائے اس کے جو اس وقت نافذ العمل کسی قانون کے ذریعے فراہم کیے جائیں، حکومت کی ملکیت میں یا اس پر یا اس سے متعلق تمام حقوق کے ساتھ حکومت کی ملکیت اور ایسی جائیداد میں کسی تالوقدیر کے پاس موجود تمام حقوق کو ختم کر دیا گیا سمجھا جائے گا اور کمشنر کے عمومی یا خصوصی احکامات کے تابع کلکٹر کے لیے ان کا تصفیہ کرنا جائز ہوگا۔ جیسا کہ وہ مناسب سمجھتا ہے، ہمیشہ عوام کے یا قانونی طور پر موجود افراد کے راستے کے حقوق اور دیگر حقوق کے تابع ہے۔ وضاحت: اس دفعہ کے مقاصد کے لیے، زمین کو "غیر کاشت شدہ سمجھا جائے گا، اگر اس ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے فوراً پہلے تین سال کی مسلسل مدت کے لیے اس کی کاشت نہیں کی گئی ہے"۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس دفعہ کے مقاصد کے لیے زیر بحث اراضی غیر کاشت شدہ اراضی تھی۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ یہ زمینیں تعلقدار نے کرایہ داروں کو پٹہ پر دی تھیں۔ حقائق کا ایک واضح اور واضح نتیجہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے فوراً پہلے یہ اراضی 3 سال کی مدت تک غیر کاشت شدہ رہی تھی۔ پہلی نظر میں یہ ظاہر ہوگا کہ دفعہ 6 کی مذکورہ وضاحت کے پیش نظر زمینوں کو مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 6 کے مقاصد کے لیے غیر کاشت شدہ اراضی سمجھا جانا چاہیے اور

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسے حکومت میں شامل سمجھا جانا چاہیے۔ تاہم، اپیل گزاروں کے قابل وکیل نے دلیل دی کہ چونکہ زمینوں کو پہلے کچھ عرصے کے لیے کاشت کے لیے رکھا گیا تھا حالانکہ اس سے پہلے مسلسل تین سال تک کاشت نہیں کی گئی تھی، اس لیے انہیں غیر کاشت شدہ زمین نہیں مانا جا سکتا۔ قابل وکیل کے مطابق، اگر زمین کاشت کرنے کے قابل ہے، تو اسے دفعہ 6 کے معنی میں غیر کاشت شدہ زمین نہیں سمجھا جا سکتا۔ انہوں نے ریاست گجرات بنام گجرات ریونیو ٹریبونل میں اس عدالت کے ایک فیصلے پر انحصار کیا جس کی رپورٹ [1980] 1 ایس سی آر پیج 233 میں دی گئی تھی۔ مذکورہ رپورٹ کے صفحہ 239 پر کیے گئے مشاہدے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ دفعہ 6 کی توضیع کو ترتیب دینے کے بعد اس کا مشاہدہ کیا گیا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

"دفعہ کے منصفانہ پڑھنے پر، یہ واضح ہو جائے گا کہ بنیاں ان جائیدادوں کے حوالے سے ہے جنہیں عوام کے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اس سے تعلقدار کی نجی جائیدادیں اچھوتی رہ جاتی ہیں۔ قانون سازی کا ارادہ بعض مخصوص خصوصیات کی واضح گنتی سے ظاہر ہوتا ہے جو کسی تعلقدار کے مطلوب میں نہیں ہیں۔ یہ 'تمام عوامی سڑکیں، گلیاں، راستے، پل وغیرہ' کی وضاحت کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور 'گاؤں کی تمام اراضی، تمام بنجر اراضی اور تمام غیر کاشت شدہ اراضی' کے ساتھ ختم ہوتا ہے، اور یہ عوامی جائیدادیں ہیں جو کہ تعلقدار کی جائیداد میں واقع ہیں، لازمی طور پر حکومت کے پاس ہونی چاہئیں کیونکہ وہ عوامی استعمال کے لیے ہیں۔ اس طرح کی جائیداد حکومت کے حوالے کرنے کے باوجود، دفعہ 5(1)(b) کے تحت کسی تعلقہ دار کو اس کے اصل قبضے میں موجود زمینوں کے حوالے سے قبضہ کرنے والے کے حقوق کا تفویض محفوظ ہے۔

وہاں رک کر، یہ مشاہدہ کرنا مناسب ہے کہ قوسین میں الفاظ 'عمارت یا دیگر غیر زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمینوں کو چھوڑ کر'، مقننہ کے اس ارادے کی مثال دیتے ہیں کہ وہ کسی تعلقہ دار کو ایسی زمین سے محروم نہ کرے، حالانکہ ایسی جائیداد غیر کاشت شدہ زمین ہے، اس کی موروثی نوعیت کے ساتھ ساتھ وضاحت کی وجہ سے بھی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس لیے یہ واضح ہے کہ اس سوال کا تعین کہ آیا کسی تعلقداری اسٹیٹ میں کسی تعلقدار سے تعلق رکھنے والی جائیداد کا کوئی خاص زمرہ حکومت کے پاس ہے یا نہیں، اور اس سوال کا تعین کہ آیا اس طرح کی جائیداد میں تعلقدار کے حقوق ختم ہو چکے ہیں یا نہیں، اس جائیداد کے زمرے پر منحصر ہوگا۔ 'تمام بنجر اراضی' کے بیان محاورہ کو مشترکہ 'اور' تمام غیر کاشت شدہ اراضی' کے بیان محاورہ کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ اس لیے وہ زمین کی دو الگ الگ اقسام کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر مقننہ کا ارادہ ہوتا کہ مذکورہ بالا بیان محاورہ زمینوں کے ایک طبقے کی نشاندہی کرتا ہے، تو اس کے بجائے بیان محاورہ 'تمام بنجر زمینوں اور تمام غیر کاشت شدہ زمینوں' کے برخلاف 'تمام بنجر اور غیر کاشت شدہ زمینوں' کا ہوتا۔ اس لیے یہاں ہمارے پاس خصوصیات کی دو الگ الگ قسمیں ہیں۔ (1) بنجر اراضی، اور (2) غیر کاشت شدہ اراضی۔ یہ دلیل کہ پہاڑی علاقوں پر گھاس کے میدان جو کاشت کے قابل نہیں ہیں، دفعہ 6 کے معنی میں 'بنجر زمین' یا 'غیر کاشت شدہ زمین' تھے، قبول نہیں کی جا سکتی۔"

اس عدالت کا مذکورہ فیصلہ اور فاضل وکیل کے ذریعے کیے گئے مشاہدے اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کے ذریعے کی گئی دلیل کی حمایت میں نہیں آتے۔ یہاں تک کہ اپیل گزاروں کے مطابق، خود، مذکورہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے کچھ عرصے سے اراضی زیر کاشت تھی اور لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ غیر قابل کاشت اراضی تھیں۔ در حقیقت وہ ایسی زمینیں تھیں جو کاشت کرنے کے قابل تھیں اور امر متعلقہ واقع عرصے کے لیے کاشت کے تابع تھیں لیکن، جیسا کہ عدالت عالیہ نے پایا کہ مذکورہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے تین سال کی مسلسل مدت تک کاشت نہیں کی گئی تھی۔ ان حالات میں، مذکورہ اراضی واضح طور پر "غیر کاشت شدہ زمین" کی تعریف کے تحت آتی ہے جیسا کہ دفعہ 6 کی بیان محاورہ میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ مذکورہ اراضی دفعہ 6 کے معنی میں غیر کاشت شدہ اراضی تھی، اس لیے انہیں حکومت میں شامل سمجھا جانا چاہیے اور اس کے برعکس اپیل گزاروں دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

نتیجے میں، اپیل میں کوئی قابلیت نہیں ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

**اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔**